TOOBA GUL
ISLAMIC STUDIES
TEST: 3

سوال نمبر 2:
اجتہاد کے تصور کی وضاحت کریں۔

1۔ تعارف:

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت محمدﷺ تک جتنے پیغمبر انسانیت کی رہنمائی کیلئے بھیجے ان سب کا دین ایک تھا اور اس دین میں تبدیلی نہیں ہوئی۔ لیکن ہر نبی کو اپنے زمانے اور حالات کے مطابق شریعتیں عطا کی گئی۔ آپﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی شریعت عطا کی جس میں قیامت تک کے انسانوں کیلئے پیش آنے والے مسائل کا حل موجود ہے۔ اس شریعت کو شریعتِ محمدیؐ کہا جاتا ہے۔ سابقہ شریعتیں عصرِ حاضر کے مسائل کا حل پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ لیکن شریعتِ محمدیؐ قیامت تک کے انسانوں اور دنیا کے ہر گوشے میں رہنے والے انسانوں کیلئے پیش آمدہ مسائل کا حل بطریق احسن پیش کرتی ہے۔ اجتہاد کی ضرورت ہمیشہ سے پیش رہی ہے اور اس کی اہمیت سے کسی کو انکار

Scanned with CamScanner

نہیں ہو سکتا ۔ بقول علامہ اقبال

؎ جہانِ تازہ کی افکارِ تازہ سے ہے نمود
کہ سنگ و خشت سے ہوتے نہیں جہاں پیدا

۲۔ اجتہاد کا مفہوم:

لغوی معنی:

لفظ اجتہاد جہد سے مشتق ہے ۔ جس کے معنی ہیں **کسی شخص کا انتہائی حد تک کوشش کرنا**۔ فقہی اصولوں کے مطابق اجتہاد سے مراد نئے پیش آمدہ مسائل کے بارے میں قرآن اور سنت کی روشنی میں اس مسئلے کا حل تلاش کرنا ہے ۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: **"اور جو نہیں حاصل کرتے سوائے اپنی محنت و مزدوری کے۔"**

(سورۃ التوبہ: 79)

اصطلاحی مفہوم:

شرعی احکام کی علم کی تلاش میں ایک مجتہد کا بھرپور کوشش کرنا ۔ عصرِ حاضر میں پیش آنے والے مسائل جن کا تعلق شریعت سے ہو، غور و فکر، سوچ بچار، تدبر و تفکر کر کے قرآن و حدیث کی روشنی میں حل تلاش کرنا **اجتہاد**

Scanned with CamScanner

کہلاتا ہے۔
اجتہاد کی وضاحت:
امام غزالی اجتہاد کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:

"مجتہد کا شرعی احکام کے علم کی تلاش میں اپنی کوشش کرنا۔"

علامہ عبد العزیز فرماتے ہیں:
"اجتہاد اس کوشش کے لیے خاص ہے جو شرعی احکام سے متعلق علم حاصل کرنے میں کی جاتی ہے۔"

3۔ اسلامی قانون کے اہم ماخذ کے طور پر اجتہاد کی اہمیت:

اجتہاد کی اہمیت و ضرورت قرآن و سنت سے ثابت ہے۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر غور و فکر، تدبر، سوچ بچار کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ صحابہ کرام نے پیش آمدہ مسائل کا حل قرآن و سنت سے پیش کیا ہے۔ اس کے بعد عظیم صحابہؓ کی آراء کی روشنی میں مسائل حل کیے۔

Scanned with CamScanner

۴۔ اجتہاد کی اہمیت از روئے قرآن:

قرآن مجید میں دینی اور دنیاوی مسائل کے حل کے بارے میں عقل و دانش سے کام لینے کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

افلا تبصرون۔ افلا یشعرون، افلا یتفکرون

۵۔ اجتہاد کی اہمیت حدیثِ نبویؐ کی روشنی میں:

حضورؐ کی احادیثِ مبارکہ سے اجتہاد کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ آپؐ کا ارشادِ گرامی ہے:

"جب کوئی حاکم فیصلہ کرنے میں صحیح اجتہاد کرے تو اس کیلئے دو اجر ہیں اور اگر اجتہاد کرنے میں اس نے کوئی غلطی کی تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔"

۶۔ مجتہد کے اوصاف / شرائط:

علمائے دین اور فقہائے امت نے امت کیلئے چند شرائط متعین کی ہیں ان کو پورا کرکے ہی اجتہاد کیا جاسکتا ہے۔ ان شرائط میں درج ذیل شامل ہیں:

i۔ مجتہد کیلئے ضروری ہے کہ وہ عاقل و بالغ ہو۔

ii۔ عربی زبان کا علم رکھتا ہو۔

امام غزالیؒ نے فرمایا "مجتہد کو اتنا علم ضرور ہونا چاہیے جس سے عربوں کے خطابات اور عربی زبان میں ان کے طریقوں کو سمجھ سکے"۔

iii۔ قرآن و حدیث کے علوم پر عبور رکھتا ہو۔

iv۔ اجماع و قیاس کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

قیاس سے متعلق امام شافعیؒ کا قول ہے، "جو قیاس کو نہیں جانتا، وہ فقیہ نہیں"۔

7۔ موجودہ دور میں اجتہاد کون کر سکتا ہے؟

دورِ حاضر میں اجتہاد کی ضرورت بہت بڑھ گئی ہے کیونکہ جدید سائنسی ایجادات نے نت نئے مسائل پیدا کیے ہیں۔ آج کے دور میں انفرادی سطح پر اجتہاد کیا جا سکتا ہے۔ شاہ ولی اللہؒ نے فرمایا، "جو کوئی مجتہد کی ایک شرط پر پورا اترے وہ اجتہاد کرے۔ غرض دورِ حاضر میں عورتوں کے معاملات، سائنس اور مذہب پر اجتہاد ہو سکتا ہے۔

8۔ حاصلِ بحث:

اجتہاد اسلامی قانون کا ایک اہم ماخذ ہے۔ اس

Scanned with CamScanner

نے دورِ جدید کے نئے پیش آمدہ مسائل کا حل بخوبی پیش کیا ہے۔
اجتہاد کے اصول کبھی تبدیل نہیں ہو سکتے لیکن ان اصولوں
کی روشنی میں قوانین وضع کر کے ان پر وقت کے ساتھ چلنا
بہت اہم ضرورت ہے کیونکہ ان اصولوں میں وقت کے
ساتھ تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔

سوال ۱۔ آج کے منتشر مسلم امہ کو متحد کرنے کیلئے آپ کیا اقدامات کریں گے؟

۱۔ تعارف:

امتِ مسلمہ دینی اور روحانی اعتبار سے ایک روح کی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مادی وسائل سے بھرپور نوازا۔ لیکن امتِ مسلمہ کو مغرب کی اندھا دھند تقلید کی بدولت غلامی، پستی اور اتحادِ باہمی کا فقدان درپیش ہے۔ وہ سیاسی، معاشی، معاشرتی، تعلیمی اور اخلاقی انتشار کا شکار ہو چکی ہے۔ اس ضمن میں امتِ مسلمہ کو متحد کرنے کیلئے ایک مؤثر لائحہ عمل تیار کر کے ان کی اصلاح کرنا بہت ضروری ہے۔ اس لیے مدارس میں دینی تعلیم کا فروغ، مدبر قیادت اور معاشرتی انصاف کو فروغ دینا وقت کی ضرورت ہے۔

Scanned with CamScanner

مزید فرقہ واریت اور توہین آمیز سیاسی تقاریر کی حوصلہ شکنی، مذہبی رواداری اور اسلاف پرستی کی حوصلہ شکنی امت مسلمہ کے اتحاد کیلئے ضروری ہیں۔ علامہ اقبال نے امتِ مسلمہ کے تابناک مستقبل کے بارے میں فرمایا:

نہیں ہے ناامید اقبال اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

2۔ دورِ حاضر میں امت مسلمہ کی منتشر صورتحال:

عصرِ حاضر میں امت مسلمہ سیاسی، سماجی، معاشی اور معاشرتی بحران کا شکار ہے۔ اسلامی اصولوں کو پس پشت ڈال کر مغربی غلامی نے امت کو زوال کا شکار کر دیا۔ مسلمان لسانی، علاقائی اور زبانی امتیازات، سود، غربت، بے روزگاری اور رشوت کا شکار ہو گئے ہیں۔ ان مسائل سے انتہا پسندی نے جنم لیا ہے۔ ہر مسلمان اپنے فرقے کو سب سے افضل سمجھتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فساد سے منع فرمایا ہے۔ "اور سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو" (آل عمران 103)۔ اخلاقی لحاظ سے امت فساد کا شکار ہو چکی ہے۔ جھوٹ، کرپشن، اسراف، خیانت اور فریب عام

ہے۔ قوم نوح کو جنسی انار اور قوم شعیب کو تجارتی دھوکہ دہی کی وجہ سے تباہ کر دیا گیا۔ تعلیمی اداروں میں بھی امت مسلمہ امیر اور غریب کی تفریق کا شکار ہے۔

3۔ امتِ مسلمہ کو متحد کرنے کیلئے اقدامات:

دورِ حاضر میں امتِ مسلمہ کو متحد کرنے کیلئے درج ذیل اقدامات موثر ثابت ہو سکتے ہیں:

i۔ دینی تعلیم کا فروغ:

تعلیمی اداروں میں دینی تعلیم کو فروغ دے کر طلباء کو اسلامی تعلیمات یعنی فکرِ آخرت، خوفِ خدا، قناعت و امانت کو عام کیا جائے۔ مزید انفرادی اور اجتماعی محاسبہ کا نظام قائم کیا جائے۔ ملکی بجٹ میں تعلیمی فنڈ کو ترجیح دی جائے کیونکہ تعلیم سے ہی معاشی اور اخلاقی ترقی ممکن ہے۔ بقول اقبال

ء نا امید نہ ہوان سے اے رہبر فرزانہ
کم کوش تو ہیں لیکن بے ذوق نہیں راہی

Scanned with CamScanner

ii - معاشرتی انصاف کو فروغ:
امتِ مسلمہ کو متحد کرنے کیلئے معاشرتی انصاف
بہت ضروری ہے - امیر اور غریب کا فرق ختم کرکے انصاف
کو ترجیح دی جائے۔ مزید ظلم و ستم، انتشار اور خلفشار کو ختم
کیا جائے تاکہ قرآن کا حکم **انما المومنون اخوۃ**
عملی صورت میں نافذ ہو سکے۔

iii - فرقہ واریت کی حوصلہ شکنی:
اس وقت امت مسلمہ مذہبی انتہا پسندی کا
شکار ہے - ہر جماعت اپنی شناخت اور انفرادیت کیلئے
ایک دوسرے سے ممتاز ہونا چاہتی ہے - اس ضمن میں
حکومتی سطح پر فرقہ واریت کی حوصلہ شکنی کرکے قرآنی
تعلیمات اور سنتِ رسول ﷺ کو فروغ دیا جانا چاہیے۔
حدیث نبوی ﷺ ہے
"دین میں غلو سے بچو، کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو دین میں غلو نے ہلاک کیا ہے" (سنن ابن ماجہ)

iv - کوہین آمیز سیاسی قیادت کی حوصلہ شکنی:
سیاسی لحاظ سے امت مسلمہ کا انتشار ملی یکجہتی
اور اتحاد کے فقدان کا سبب ~~بنتا~~ بنتا ہے - اس لیے

مدبر قیادت کی ضرورت ہے تاکہ توہین آمیز سیاسی تقاریر کی حوصلہ شکنی ہو۔ حضورؐ نے فرمایا:

"تم میں سے بدترین شخص وہ ہے جس کے شر سے لوگ اسے ملنا جلنا چھوڑ دیں۔"

۱۵- مذہبی رواداری کا فروغ:

امتِ مسلمہ کے اتحاد کیلئے ضروری ہے کہ ہر شخص کو (مسلم اور غیر مسلم) اپنی مرضی کا فرقہ چننے اور آزادی کا حق دیا جائے۔ حضورؐ نے دینی تعلیمات پر عمل کرنے پر بہت زور دیا ہے۔

"اے لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک تم اسے تھامے رہو گے گمراہ نہیں ہو گے، وہ ہے کتاب اللہ (قرآن) اور میری سنت (حدیث)۔"

۱۶- اسلاف پرستی کی حوصلہ شکنی:

امتِ مسلمہ اسلاف پرستی کی اندھا دھند تقلید کو آج بھی اپنا مقدس فریضہ سمجھتی ہے۔ دورِ حاضر کے مسائل کیلئے اجتہاد بہت ضروری ہے۔ اس کیلئے ذاتی اور حکومتی سطح پر لوگوں میں شعور بیدار کیا جائے تاکہ وہ اپنی

Scanned with CamScanner

عقل سے فیصلہ لے سکے۔ جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے:

افلا یتدبرون۔ افلا تبصرون

vii- معاشی وسائل کی منصفانہ تقسیم:

وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم امت کے انتشار کا سبب ہے۔ بلوچستان میں وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم نے انتہا پسندی کو فروغ دیا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وسائل سب لوگوں میں برابری کی بنیاد پر تقسیم کرے اور سب کو لیول پلئنگ فیلڈ مہیا کرے۔ قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے۔

ترجمہ: "عدل کرو یہ تقوی سے قریب تر ہے۔"

(سورۃ المائدہ: 8)

viii- اعتدال پسند اسلامی تعلیمات کا فروغ:

امت مسلمہ کو متحد کرنے کیلئے اعتدال پسندی کا فروغ بہت ضروری ہے۔ سوشل میڈیا پر معلومات کے رجحانات نے صحیح غلط میں فرق کو ختم کر دیا ہے۔ ہر کوئی اپنے موقف کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔ ایسے میں ایک پلیٹ فارم پر اعتدال پسندانہ نظریات کی ترویج کی جانی چاہیے جس میں سب کو یکساں حقوق حاصل

Scanned with CamScanner

ہیں۔ **اسلامی تعاون کی تنظیم** اس ضمن میں ایک موثر پلیٹ فارم ہے۔

۶۔ حاصل بحث:

درج بالا اقدامات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عالم اسلام کو اس وقت جتنے مسائل کا سامنا ہے ان میں کوئی ایک فرد یا جماعت قصوروار نہیں۔ بلکہ مسلمان حکمران، اہل علم اور ذرائع ابلاغ مل کر ایسا لائحہ عمل مرتب کریں جس سے امت اجتماعی زوال سے نکل کر عروج آشنا ہو سکے۔ عالم اسلام کے تابناک اور بہتر مستقبل کے لیے ہمارا سیاسی استحکام اور ملی اتحاد بہت ضروری ہے۔ پھر سیاسی استحکام کیلئے مسلمانوں کو ایک مضبوط سیاسی بلاک کی ضرورت ہے تاکہ اسلامی ممالک کے وسائل کو عالم اسلام کی مضبوطی کیلئے استعمال کیا جا سکے۔

Scanned with CamScanner